مولانا محمد یوسف خان (استاذ جامعہ اشرفیہ) لاہور

عقیقہ

حقیقت، تاریخ شرعی حیثیت، طریقہ کار، مسائل

لفظ عقیقہ کی لغوی تحقیق: عقیقہ کا لفظ عق سے ماخوذ ہے۔ عق کے دو معنی ہیں۔(۱) ماں باپ کی نافرمانی، چنانچہ کہا جاتا ہے فلاں شخص نے اپنے بیٹے کو عاق کر دیا یعنی نافرمان قرار دے دیا۔ (۲) عقیقہ کرنا ان دونوں لغوی معانی کا تذکرہ اس لئے کیا کہ نسائی اور ابوداؤد نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے دونوں معنوں کا استعمال فرمایا۔

عن عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن العقیقۃ فقال لا یحب اللّٰہ العقوق کانہ کرہ الاسم وقال من ولدلہ ولد فاحب ان ینسک عنہ فلینسک عن الغلام شاتین و عن الجاریۃ شاۃ.

(۲) عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عقوق (نافرمانی) کو پسند نہیں فرماتے (راوی کا تاثر یہ ہے کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رسم کو برا سمجھتے تھے۔) پھر فرمایا، جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو تو بہتر ہے کہ اس کی طرف سے جانور ذبح کرے۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی طرف سے ایک بکری۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم(الی اخر الحدیث)

(۳) فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے ان میں سے ایک جوامع الکلم ہے یعنی مختصر اور جامع الفاظ کے ذریعہ آسان سی بات کہہ کر بہت سے معانی کو بیان کر دینا۔ چنانچہ جب سائل نے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کے بارے میں جواب دینے کے ساتھ ساتھ اس سے ملتے جلتے لفظ عقوق کا مسئلہ بھی حل فرما دیا اور سائل کو سمجھا دیا کہ عقیقہ تو اچھی چیز ہے جب بچہ پیدا ہو تو اس کی طرف سے جانور ذبح کر دیا کرو۔ لیکن عقوق یعنی والدین کی نافرمانی سے بچو، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

عقیقہ کی وجہ تسمیہ: علامہ اصمعی فرماتے ہیں کہ لفظ عقیقہ لغت میں نوزائیدہ بچہ کے ان بالوں کو کہتے ہیں جو پیدائش کے وقت اس کے سر پر ہوتے ہیں چونکہ پیدائش کے بعد جب بچہ کے بالوں کو مونڈا جاتا ہے اسی وقت جانور بھی ذبح کیا جاتا ہے اس لئے عرف عام میں اس جانور کے ذبح کرنے کو عقیقہ کہا جانے لگا۔ (۴)

عقیقہ اسلامی اصطلاح میں: اسلامی اصطلاح میں عقیقہ اس جانور کو کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے۔(۵)

عقیقہ کی تاریخ، سابقہ حیثیت اور سابقہ طریقہ کار

قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں عقیقہ اور اس کے طریقہ کے بارے میں مختلف احادیث نبویہ سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ یہاں صرف دو معتبر احادیث ذکر کی جاتی ہیں جن سے مطلوبہ وضاحت حاصل ہو سکتی ہے۔

عن بریدۃ رضی اللّٰہ عنہ قال کنا فی الجاھلیۃ انا ولد لا حنا غلام نبع شاۃ و مطع

راسه بیمها فلما جاء الاسلام کنا ننبح شاة یوم السابع و نحلق راسه ونلطخه بزعفران. (٦)
حضرت بریرہ فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا، اس کا خون بچہ کے سر پر لگاتا، پھر جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کیا کرتے، بچہ کا سر مونڈتے اور سر پر زعفران ملتے۔

عن ابی ہریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ان الیهود تعق عن الغلام کبشا ولاتعق عن الجاریة فعقوا اواذ بحوا عن الغلام کبشین و عن الجاریة کبشا. (۷)
حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود لڑکے کی پیدائش پر ایک مینڈھا ذبح کرتے ہیں اور لڑکی کی پیدائش پر کچھ ذبح نہیں کرتے۔ پس تم لڑکا پیدا ہونے پر دو مینڈھے اور لڑکی ہونے پر ایک مینڈھا ذبح کرو۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ قبل از اسلام یہود کے ہاں عقیقہ جیسی رسم پائی جاتی تھی، لیکن یہود کے ہاں جہاں دوسرے معاملات میں ذہنی پستی کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔
وہاں بچوں کی پیدائش پر بھی اس ذہنیت کا مظاہرہ کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے ہاں اگر لڑکا پیدا ہوتا تو ایک جانور ذبح کرتے اگر لڑکی پیدا ہوتی تو اس کی پیدائش کو برا سمجھتے ہوئے کوئی جانور ذبح نہ کرتے۔ لیکن اسلام نے ہر دور میں یہودیت کی مخالفت کرتے ہوئے انسانیت کو ذہنی پسماندگی سے نکالا۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہود لڑکے کی پیدائش پر ایک جانور ذبح کرتے تھے تم دو جانور ذبح کرو اور یہود لڑکی کی پیدائش پر غمگین ہو کر بالکل ذبح نہیں کرتے تھے تم (خوش ہو کر) ایک جانور ذبح کر دیا کرو۔
اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلانہ رسومات کی اصلاح فرما دی کہ زمانہ جاہلیت میں جانور کا خون بچہ کے سر پر لگایا جاتا تھا اب زعفران لگاتے ہیں۔

اسلام میں عقیقہ کی حیثیت اور ثبوت شرعی:

عقیقہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے معتبر احادیث ذکر کی گئی ان کے علاوہ اور بہت سی مستند احادیث عقیقہ کے بارے میں موجود ہیں یہاں چند ایک قولی و فعلی احادیث پیش کی جاتی ہیں جن سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کی حیثیت اسلام میں سنت غیر موکدہ اور مستحب کی ہے۔

عن سلمان بن عامر الضبی قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول مع الغلام عقیقة فاهر یقوا عنه بما وامیطوا عنه الانیٰ. (۸)
حضرت سلمان بن عامر الضبی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ جسے بچہ عطا فرمائے تو وہ عقیقہ کرے) لہذا بچہ کی طرف سے قربانی کرو اور اس سے تکلیف کو دور کرو۔

عن ام کرز قالت سمعت رسول اللّٰہ علیه وسلم یقول عن الغلام شاتان و عن الجاریة شاة ولایضرکم ذکورنا اواناثا. (۹)
ام کرز سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو

بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ عقیقہ کے جانور نر ہو یا مادہ۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب ان ینسک عن ولده فلیسنک عنه عن الغلام شاتین و عن الجاریة شاة.(۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (یہ عمرو بن شعیب کے دادا ہیں) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے قربانی کرنا پسند کرے تو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کرے۔

عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل غلام رهینة بعقیقة تذبح عنه یوم السابع و یسمی و یحلق راسه.(۱۱)

حضرت حسن بصری نے حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اپنے عقیقہ کے جانور کے عوض رہن ہوتا ہے جو ساتویں دن اس کی طرف سے قربان کیا جائے اور بچہ کا سر منڈوا دیا جائے اور بچہ کا نام رکھ دیا جائے۔

یہ احادیث قولی تھیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات تھے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک یعنی فعلی احادیث کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عق عن الحسن و الحسین کبشین کبشین(۱۲)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے نواسوں) حضرت حسن اور حضرت حسین کا عقیقہ کیا اور دو دو مینڈھے ذبح کئے۔

عن علی بن ابی طالب قال عق رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الحسن بشاة وقال یا فاطمة احلقی راسه و تصدقی بزنة شعره فضة فوزنة فکان وزنه درهما اوبعض رهم.(۱۳)

حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ حسن کا عقیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری سے کیا اور (اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ) سے فرمایا کہ اس کا سر صاف کر دو اور بالوں کے برابر چاندی صدقہ کر دو ہم نے وزن کیا تو وہ ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے۔

عقیقہ کا مقصد: عقیقہ کا اثر بچہ کی ذات پر: مشکوۃ کے باب العقیقہ میں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کا حقیقی مقصد کیا ہے۔

عن الحسن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الغلام مرتهن بعقیقته(الی آخر الحدیث)(۱۴)

ارشاد نبوی ہے فرمایا، لڑکا عقیقہ کے بدلہ رہن ہے۔

بچہ کے رہن ہونے کی تشریح کرتے ہوئے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں لکھا ہے۔

قوله مرتهن والمعنی انه کالشئی المرهون لایتم الانتفاع به والا ستمتاع به دون فکه والنعم انعایتم علی المنعم علیه بقیامه بالشکر ووظیفة الشکر فی هذه النعم

ماسنه نبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم و هو ان یعق عن المولود شکراللّٰه تعالی و طلباء لسلامة المولود و یحتمل ان اراد بذالک ان سلامة المولود و نشوه علی المنعت المحبوب رہینة بالعقیقة وهذا هوا المعنی. (۱۵)

یعنی بچہ کے رہن ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جیسے رہن رکھی ہوئی چیز سے مکمل طور پر نفع نہیں اٹھایا جا سکتا تا آنکہ اسے چھڑا نہ لیا جائے اسی طرح جسے نعمت عطا کی گئی ہے اس پر وہ نعمت پوری نہیں ہوتی تا آنکہ وہ اس کا شکر ادا نہ کرے اور اولاد کے ملنے پر شکر کا اندازہ وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاکہ اس عقیقہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا ہو جائے اور بچہ کی سلامتی کی دعا بھی ہو جائے۔ اور رہن ہونے سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ بچہ کی سلامتی اور اسکی نشو نما اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر جبھی ہو سکتی ہے جبکہ اس کا عقیقہ کیا جائے۔

(ب) احادیث نبویہ کی روشنی میں عقیقہ کا فلسفہ اور اس کی روح: احادیث نبویہ کے ذریعے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو عقیقہ کی روح اور فلسفہ کے طور پر چار امور ملتے ہیں۔

(اول) عقیقہ کا فلسفہ مخالفت یہود ہے۔ یہود کے ہاں بھی عقیقہ جیسی رسم تھی لیکن اسلام نے اسے رسم کی بجائے ایک عبادت کا درجہ دیا نیز یہود کی لڑکی کی پیدائش پر خوش نہ ہونے کی وجہ سے جانور بھی ذبح نہ کرتے تھے۔ اسلام نے اس ذہنی کمتری کو مٹاتے ہوئے لڑکے اور لڑکی دونوں کی پیدائش پر عقیقہ کرنے کی ترغیب دی۔

(دوم) عقیقہ کرنے سے بچہ سے بلائیں، آفات اور تکالیف دور ہو جاتی ہیں جیسا کہ علماء اور محدثین کی عبارات سے معلوم ہوا۔

(سوم) عقیقہ کا فلسفہ شکر انعام الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اولاد جیسی نعمت سے نوازا چاہے لڑکا ہو یا لڑکی۔

(چہارم) عقیقہ کا فلسفہ، جان نثاری کے جذبہ کا اظہار ہے کہ اے اللہ جس طرح ہم عقیقہ کے طور پر جانور ذبح کر کے ایک جان تیری بارگاہ میں پیش کر رہے ہیں اس طرح تیرے حکم کے تحت ہم ہر اس چیز کو تجھ پر نثار کر دیں گے جو ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہو گی چاہے وہ ہماری جان ہی کیوں نہ ہو۔

مسائل عقیقہ

عقیقہ کرنے کا اسلامی طریقہ: عقیقہ کرنے کا طریقہ یہ ہے بچے کی پیدائش کے ساتویں دن بچے کے بال منڈوائے جائیں۔ ان منڈے ہوئے بالوں کے برابر چاندی یا سونا خیرات کر دیا جائے اور بچہ کے سر میں اگر دل چاہے اور پسند ہو تو زعفران لگایا جائے۔ سر منڈانے کے بعد جانور کو ذبح کیجئے۔ (۱۶)

دن کی تعین: حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ

ولیکن ناک یوم السابع فان لم یکن ففی اربعة عشر فان لم یکن ففی احدی وعشرین. (هذا الحدیث صحیح الاسناد) (۱۷)

اس روایت کے مطابق ساتویں دن کا خیال رکھنا زیادہ پسندیدہ عمل ہے چنانچہ فرمایا کہ اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن کریں اگرچہ یہ بھی نہ ہو سکے تو اکیسویں دن کر لیا جائے۔ اگر کافی عرصہ گزر جائے تو ساتویں روز کا خیال رکھنا کافی دشوار عمل ہے چنانچہ مولانا اشرف علی تھانویؒ صاحب نے اس کا آسان طریقہ یہ بیان فرمایا جس دن بچہ

پیدا ہوا ہو اس سے ایکدن پہلے عقیقہ کر دیا جائے مثلاً اگر یوم پیدائش جمعہ ہو تو جمعرات کو عقیقہ کر دیا جائے۔ اس طرح جب بھی عقیقہ کیا جائے وہ حساب سے ساتواں دن ہی ہوگا۔(۱۸)

عقیقہ کے گوشت کے مسائل

عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر، یا باقاعدہ دعوت کریں ہر طرح جائز ہے۔(۱۹)

عقیقہ کا گوشت تمام رشتہ داروں کو دے سکتے ہیں اور سب کے لیے کھانا بلااستثنا جائز ہے۔(۲۰)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ تقطع جدولا ولا یکسر لها عظم.(۲۱)

جدولا لغت میں عضو کو کہتے ہیں (۲۲) لہذا حدیث کا مفہوم یہ ہوا کہ عقیقہ کے گوشت کو اعضاء کے اعتبار سے کاٹا جائے اور ہڈیوں کو نہ توڑا جائے ایسا کرنا مستحب ہے اور ہڈیوں کو توڑنا خلاف اولیٰ ہے لیکن اس عمل کو ضروری نہ سمجھا جائے۔(۲۳)

ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث من عقیقة الحسن والحسین الی القابلة برجلها. (۲۴)

اس روایت سے اس بات کا استحباب معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کے گوشت سے ران "دایہ" کو بھجوانی چاہیے۔ لیکن اس عمل کو لازمی نہیں سمجھنا چاہیے۔ اگر ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

عقیقہ کے دیگر مسائل:

* عقیقہ کے روز یعنی ساتویں دن بچے کا نام بھی رکھ دینا مناسب ہے۔(۲۵)
* جن جانوروں کی قربانی جائز ہے ان سے عقیقہ بھی جائز ہے۔(۲۶)
* لڑکے کی طرف سے دو جانور یا گائے اونٹ کے دو حصے اور اگر لڑکی ہو تو ایک جانور یا ایک حصہ اونٹ، گائے کا عقیقہ کرنا چاہیے لیکن اگر لڑکے کی طرف سے ایک جانور بھی ذبح کر دیا تو عقیقہ ادا ہو جائے گا۔(۲۷)
* امام بغوی فرماتے ہیں کہ روایت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سر منڈانے سے پہلے ذبح کرنا مستحب ہے۔(۲۸)
* امام کرز کی مرفوع روایت ہے کہ لڑکے کے بارے میں نر یا مادہ جانور کی تخصیص ضروری نہیں۔(۲۸)

عقیقہ کے بارے میں رسومات؛ موجودہ رسومات (الف)؛ مشہور ہے کہ جس وقت بچہ کے سر پر استرا رکھا جائے اور حجام سر مونڈنا شروع کرے اسی وقت جانور ذبح ہو یہ غلط ہے شریعت میں کوئی ایسی پابندی نہیں۔

(ب) عقیقہ کے بعد جانور کا سر حجام کو دینا ضروری سمجھتے ہیں یہ شریعت سے ثابت نہیں۔

(ج) جیسا کہ عقیقہ کے مسائل سے معلوم ہوا کہ عقیقہ کے جانور کا گوشت اعضاء کے جوڑوں سے کاٹنا چاہیے، ہڈیاں نہ توڑنا مستحب ہے۔ لیکن بعض لوگ ہڈیوں کے توڑنے کو گناہ سمجھتے ہیں بے اصل باتیں ہیں۔

(د) بعض مسلمان اس بات کو ضروری سمجھتے ہیں کہ لڑکے کے لئے نر جانور اور لڑکی کے لئے مادہ جانور ہونا چاہیے۔ حدیث میں صراحتاً اس پابندی کو ختم فرما دیا۔(۳۰)

(۱۰) عقیقہ کے لئے خاص طور سے دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے پھر بر آنے والے کو بچہ اور اس کے والدین کے

لئے تحائف لانا ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

رسومات کے نقصانات اور ان کی ممانعت:

آج کے دور میں عام طور پر عقیقہ کے لئے دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے، اعزاء کی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ دعوت نامے چھپوائے جاتے ہیں گھروں کو قمقمے لگا کر بقعہ نور بنایا جاتا ہے شامیانے اور کرا کری کا انتظام ہوتا ہے۔ آنے والے ہر مہمان کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ وہ بچہ اور اس کے والدین کے لئے تحائف لے کر آئیں اس طرح عقیقہ ادا ہوتا ہے۔ ان حالات میں عقیقہ عبادت کے بجائے رسم کی صورت اختیار کر گیا ہے اور عقیقہ کی روح اور اس کا فلسفہ اس طریقہ کار میں نہ رہا جب کہ شریعت اسلامیہ نے آسان ترین طریقہ کی تعلیم دی۔ اس قسم کی رسومات کا نقصان یہ ہوتا ہے جس کی نشاندہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی۔

حضرت ابوہریرۃ راوی ہیں۔ **ان الذین یسر ولن یشادالدین احمد الاغلبه**

بے شک دین آسان ہے اور جو دین میں سختی کرے گا دین اس پر غالب آجائے گا۔ یعنی دین کا کام مشکل محسوس ہوگا۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ احکام شرعیہ میں انسان کی پیدا کردہ رسومات سے سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ عمل انسان کے لئے مشکل ہوجاتا ہے۔

ماخذ و مراجع

(۱) مصباح اللغات، کراچی، سعید کمپنی

(۲) رواہ ابوداؤد، نسائی، ولی الدین، محمد، مشکوۃ المصابیح، دہلی، اصح المطابع ص ۳۶۲

(۳) رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ولی الدین، محمد، مشکوۃ المصابیح، ص ۲۱۵

(۴) اسمعی، شرح المہذب ج ۸ ص ۴۲۸، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد مولانا، اعلاء السنن، کراچی، ۱۳۸۶ھ ج ۱۷ ص ۹۹

(۵) ملاعلی قاری، مرقات شرح المشکوۃ، ملتان، امدادیہ، ۱۹۶۹ء ج ۸ ص ۱۵۴

(۶) رواہ ابوداؤد، مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۳، عثمانی ظفر احمد، کتاب مذکور، ج ۷ ص ۹۹

(۷) بزار، مجمع ج ۸ ص ۵۸، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، کتاب مذکور، ج ۱۷ ص ۱۰۱

(۸) بخاری، محمد ابن اسمعیل، صحیح البخاری، دہلی، اصح المطابع، ۱۹۳۸ء، ج ۲ ص ۸۲۲

(۹) نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، کراچی، سعید کمپنی، سن، ج ۲ ص ۱۶۷

(۱۰) نسائی، احمد بن شعیب، کتاب مذکور، ج ۲ ص ۱۶۷

(۱۱) ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کراچی، سعید کمپنی، ۱۹۸۲ء، ج ۱ ص ۲۷۸

(۱۲) نسائی، احمد بن شعیب، کتاب مذکور، ج ۲ ص ۱۶۷

(۱۳) ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ کتاب مذکور، ج ۱ ص ۲۷۸

(۱۴) احمد، مسند و ترمذی بحوالہ ولی الدین محمد، م ر، ص ۳۶۲

(۱۵) ملاعلی قاری، مرقاۃ المفاتیح، ملتان، امدادیہ، ۱۹۷۰ء، ج ۸ ص ۱۵۷

(۱۶) شامی، محمد امین، ابن العابدین، ردالمختار، ج ۵ ص ۳۲۰، مطبوعہ کتاب مذکور
(۱۷) حاکم، نیشاپوری، مستدرک، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، کتاب مذکورہ ج ۱۷ ص ۹۴
(۱۸) تھانوی، اشرف علی، مولانا، بہشتی زیور، کراچی، سعید سنز، ۱۳۷۰ھ، ج ۳ ص ۲۵۷
(۱۹) شامی، ردالمختار، ج ۵، ص ۳۲۸
(۲۰) دہلوی، محمد اسحق مولانا، احکام العقیقہ، فی تکملۃ مالا بدمنہ، بحوالہ بہشتی زیور، ج ۳، ص ۲۵۷
(۲۱) حاکم، نیشاپوری، مستدرک، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد م ر، ج ۱۷ ص ۹۴
(۲۲) شرح المہذب ج ۹ ص ۴۲۹، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷ ص ۱۰۰
(۲۳) شامی، ردالمختار، ج ۵ ص ۳۲۸ بحوالہ تھانوی، اشرف علی، بہشتی زیور ج ۳، ص ۲۵۷
(۲۴) المحلیٰ ج ۷، ص ۵۲۹، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷، ص ۱۰۰
(۲۵) رواہ سمرۃ، ولی الدین، محمد بن عبداللہ، م ر، ص ۳۶۲
(۲۶) شامی ردالمختار، ج ۵ ص ۲۲۰
(۲۷) عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷، ص ۱۰۱
(۲۸) شرح المہذب، ج ۹، ص ۵۱۸، بحوالہ، عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷، ص ۱۰۴
(۲۹) ترمذی، کتاب مذکور، ج ۱، ص ۲۷۸
(۳۰) ملا علی قاری، کتاب مذکور، ج ۸، ص ۱۸۶
(۳۱) الف: بخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب مذکور، ج ۱ ص ۱۰ (ب) عثمانی، شبیر احمد، مولانا، فضل الباری شرح البخاری، کراچی، ادارہ علوم شرعیہ ۱۹۷۳، ج ۱ ص ۴۵۶

چرمِ قربانی
یا
ان کی قیمت

مجلس احرارِ اسلام کے (شعبۂ تبلیغ) تحریک تحفظِ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں آپ کے تعاون کے صحیح مصارف تحفظ ختم نبوت اور محاسبۂ مرزائیت کا جہاد وفاق المدارس الاحرار کے پینتیس (۳۵) دینی مدارس کے غریب طلباء اور لٹریچر کی اشاعت کارکنان کی خدمت عصر حاضر میں تمام لادین قوتوں کے خلاف مسلمانوں کو قرآن کریم، حدیث اور فقہ کی تعلیم کے لیے دینی اداروں کا قیام و استحکام اور تعمیر و ترقی

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان